شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

نماز میں عورت کا پردہ اور لباس

www.KitaboSunnat.com

تعلیقات

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

نماز میں عورت کا پردہ اور لباس

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقات

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: شیخ محمد یعقوب ◎ نظر ثانی: ابو انس محمد سرور گوہر

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں
خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ———— ابوبکر قدوسی
اشاعت ———— مئی 2000ء
مطبع ———— موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA
REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
مقدمہ	۹
نماز کے لیے لباس	۱۴
جلباب	۱۷
محرم	۲۰
عورتوں اور مردوں کے ستر کا بیان	۲۳
سورۃ نور کے احکام	۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بے شک ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے ہم اسی کے تعریف کرتے اور اسی سے نصرت و مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی کج روی' بے راہ روی اور اپنے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ میں پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت سے بہرور کر دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ بے راہ روی کا شکار کر دے۔ اسے کوئی (سیدھی) راہ پر گامزن نہیں کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گوئی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حمد و ثنا کے بعد:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کے رسالے "اللباس فی الصلاۃ" کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ استاذ الفاضل اور محترم بھائی زہیر الشاویش حفظہ اللہ نے اسے دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جو ایسی کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں جو پاکیزہ اسلامی ثقافت کا منہ بولتی تصویر ہوتی ہیں۔ وہ کتب احادیث' شیخ الاسلام ابن تیمیہ' شیخ الاسلام ابن قیم جوزیہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے نجد کی سرزمین میں توحید کی دعوت کو از سر نو زندہ کرنے والے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ اور دیگر علماء کرام کی کتب شائع کرنے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام کا یہ رسالہ آپ کے عظیم محقق رسائل میں سے ہے۔ یہ حجم کے لحاظ سے تو بہت کم ہے لیکن اس میں شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علم محقق کے وافر حصے کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس موضوع کے متعلق فقہی نکات کسی اور رسالے میں نہیں ملیں گے اور اس کا موضوع اور عنوان اس لباس سے متعلق ہے جو نماز میں ہر مرد اور عورت پر واجب ہے۔ شرعی دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر شاہد ہیں کہ ایسا لباس جس سے عام حالات میں ستر پوشی کی جاتی ہے' نماز کے لئے کافی نہیں' بلکہ اس کے علاوہ نماز میں کندھوں کا ڈھانپنا واجب ہے اور یہ نماز کا حق اور اس کی حرمت کا تقاضا ہے حالانکہ یہ (کندھے) ستر میں سے نہیں۔ نماز میں کندھوں کو ڈھانپنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کافی ہے۔

﴿لاَ یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ﴾

"تم میں سے کوئی بھی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے ننگے ہوں۔"

یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لیکن پھر بھی بہت سے نمازی غفلت کا شکار ہیں جو بنیان میں نماز پڑھتے ہیں جس کی ایک باریک سی پٹی ان کے کندھوں پر ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ کا خیال نہیں کرتے۔ مؤلف نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کتنا خوبصورت فرمان نقل کیا ہے۔ جب انہوں نے اپنے غلام نافع کو ننگے سر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((اَرَأَیْتَ لَوْ خَرَجْتَ اِلَی النَّاسِ کُنْتَ تَخْرُجُ هٰکَذَا؟ قَالَ: لاَ' قَالَ: فَاللّٰهُ أَحَقُّ مَنْ یُتَجَمَّلُ لَهُ))

"مجھے بتائیں کہ اگر تم نے کسی مجلس میں جانا ہوتا تو تم اس طرح جاتے؟ اس نے کہا نہیں' انہوں نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ تو زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لئے جمال کا اہتمام کیا جائے۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فرمان کا دوسرا حصہ بعض طرق میں ان سے مرفوع مروی ہے۔ اور بیہقی کی روایت میں اس کے الفاظ اس طرح ہیں۔

((اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَلْبَسْ ثَوْبَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ مَنْ تُزَیَّنُ لَهُ))[1]

"جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو دو کپڑے زیب تن کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کا

[1] صحیح ابو داؤد ص ٦٤٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کیا جائے۔"

میرے خیال کے مطابق نماز میں اس ادب واجب کی غفلت دو وجوہات ہیں۔

اوّل

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ نماز میں بھی صرف اسی قدر لباس واجب ہے جو ستر ڈھانپ سکے' اس موقف کی تائید میں مطلقاً کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ فکر تو پہلے بیان شدہ نصوص (دلائل) کی صریح مخالف ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر نمازی کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور یہ حنبلی فقہ میں ہے[1] اور اس کے صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

www.kitabosunnat.com

ثانی

دوسری وجہ اندھی تقلید ہے وہ مقلدین یہ دلائل پڑھتے اور سنتے تو ہیں لیکن وہ ان سے متاثر ہوتے ہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں کیونکہ جس طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہ پروان چڑھتے ہیں وہ انہیں عمل کرنے سے آڑے آتا ہے۔ اس لئے سنت ایک طرف ہے اور وہ دوسری طرف (یعنی مقلدین کو آپ جس قدر چاہیں دلائل پیش کریں وہ اپنی روش پر برقرار رہیں گے۔ کہیں گے حدیث تو صحیح ہے لیکن چونکہ ہم فلاں امام صاحب کے مقلد ہیں لہٰذا ہم پر تقلید واجب ہے۔ اعاذنا اللہ من ہذا مترجم) اس مسئلہ کے بارے بھی ان کا یہی طریقہ ہے۔ صرف چند لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس مبارک رسالہ میں ان لوگوں کے لئے راہ ہدایت کی نشاندہی فرمائی ہے تاکہ وہ جن حقائق سے غافل ہیں ان کے متعلق معلومات اور معرفت حاصل کر سکیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جب کندھے ننگے ہوں تو نماز پڑھنا جائز نہیں تو اگر ران ننگی ہوں تو ایسی حالت

[1] منار السبیل ۱/ ۷۴ طبع المکتب الاسلامی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نماز پڑھنا بالاولی جائز نہیں' خواہ یہ کہا جائے کہ وہ (ران) ستر میں شامل ہیں یا نہیں-اور یہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی دقیق فقاہت کی دلیل ہے-

یہ چند باتیں آدمی کے لباس کے متعلق تھیں جو نماز کے لئے ضروری ہیں-رہا عورت کا مسئلہ تو شیخ رحمہ اللہ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ جب عورت گھر سے نکلے تو گھونگھٹ نکالنا اس کے لئے واجب ہے-مگر جب وہ گھر میں نماز بلکہ صرف سر پر اوڑھنی لینا اور ایسی قمیض پہننا واجب ہے جو اس کے قدموں کو ڈھانپ لے-جب وہ سجدہ کرے اور اس کے پاؤں کا باطنی حصہ ظاہر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں-اسی طرح اس میں اختیار ہے چہرہ اور ہاتھ ننگے رکھنا اس کے لئے جائز ہے-اس کے باوجود کہ نماز کے علاوہ وہ ستر میں شامل ہیں یا نہیں-

اگر عورت اکیلی نماز پڑھے تو وہ سر ڈھانپے-جبکہ نماز کے علاوہ اپنے گھر میں اور محرم رشتہ داروں کے سامنے سر سے کپڑا اتارنا جائز ہے-اسی طرح نمازی' نماز کے دوران بعض چیزیں (اعضاء) ڈھانپتا ہے جبکہ نماز کے علاوہ ان کا ظاہر کرنا جائز ہے-اور بعض چیزیں نماز میں ظاہر کرتا ہے جنہیں وہ عام آدمیوں سے چھپاتا ہے-یہ وہ پیچیدہ اور اہم مسائل ہیں جنہیں شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے بیان کرنے اور واضح کرنے کا بیڑہ اٹھایا-اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر (بہترین بدلہ) عطا فرمائے-

اس (مذکورہ) مسئلے کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ پردہ کرنا آزاد عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ لونڈیاں اس کی پابند نہیں کیونکہ لونڈی اپنا سر اور بال ظاہر کر سکتی ہے-

پس وہ مسئلہ کو بعض اسلامی قواعد و ضوابط کی روشنی میں جانچتے پرکھتے ہیں-ان میں سے ایک "درء المفاسد قبل جلب المصالح" ہے-وہ کسی مسئلہ کے مطلق طور پر جواز کے قائل نہیں جیسا کہ لونڈی کے متعلق ہے کہ وہ سر اور بال ننگے کر سکتی ہے-لیکن وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حسین و جمیل لونڈی کا سر اور بالوں کو ظاہر کرنا فتنے کا باعث ہو تو پھر اس پر بھی واجب ہے کہ پردہ کرے-وہ بطور تاکید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے ہیں کہ:

"جس طرح پہلے دور میں لونڈیاں عام لوگوں کے درمیان چلتی پھرتی تھی اگر کوئی شخص آج کے دور اور ماحول میں ان خوبصورت لونڈیوں کو آدمیوں کے ساتھ چلنے پھرنے کی اجازت دے دے تو اس سے فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔"

میرا خیال ہے کہ لونڈی کے پردہ کرنے کے متعلق ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب جمہور علماء کرام جو لونڈی کے لئے اوڑھنی کو مطلق طور پر واجب قرار نہیں دیتے اور ابن حزم ودیگر علماء کرام جو اسے مطلق طور پر واجب قرار دیتے ہیں' کے درمیان ایک معتدل اور درمیانی راہ ہے اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے موقف سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے جمہور علماء کرام کے موقف کی تائید والے آثار اور اپنے مذکورہ اصول کے مابین موافقت کی راہ اپنائی ہے۔ اگرچہ یہ مذہب' جمہور کے مسلک سے' حق کے زیادہ قریب ہے جس کا ہم نے کتاب حجاب المرأۃ المسلمۃ میں دلائل کے ذریعے رد کیا ہے تب بھی اس بارے دل میں کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے۔ کیونکہ کتنی ہی کالے رنگ کی لونڈیاں ہیں جو اعضاء اور جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے خوبصورت ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سفید رنگ والی عورتیں فتنہ کا باعث ہوتی ہیں پھر بعض اوقات اس نقش ونگار کی خوبصورتی کے باوجود ان کی ان کے ہاں اتنی قدر ومنزلت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اپنے جیسے سیاہ فام لوگوں کے ہاں خوبصورت ہوتی ہیں۔

پس معاملہ غیر منضبط سا ہے ---واللہ اعلم۔

ان دلائل سے امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے موقف کو تقویت پہنچتی ہے کہ کسی مقصد کے بغیر اجنبی عورت کو دیکھنا جائز نہیں اگرچہ وہ دیکھنا شہوت کے بغیر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے جذبات ابھرنے کا خدشہ ہے۔ اسی لئے اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا حرام ہے کیونکہ یہ فتنے کا باعث ہے اور یہ اصول اور قاعدہ ہے کہ جو چیز فتنے کا باعث ہو وہ جائز نہیں۔ کیونکہ جو چیز فساد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا باعث اور ذریعہ ہو اسے روکنا ضروری ہے --- جب کوئی مصلحت اس کے معارض نہ ہو-اور اسی لئے فتنے کا باعث بننے والی نظر حرام ہے-

میں کہتا ہوں اگرچہ قدیم علماء اور جدید مصنفین نے اس قاعدہ: "جو نظر فتنہ کا باعث ہو وہ جائز نہیں-" کو اس مذکورہ نظر کی حرمت کے لیے راجح دلیل بنایا ہے اس کے باوجود بعض فتوے جاری کرتے وقت وہ فریب کا شکار ہو گئے جو شریعت کے اصول و ضوابط کے مطابق ہے حالانکہ یہ فتوے ظاہری مفاسد کی طرف لے جاتے ہیں- جیسا کہ بعض حنفیوں کا قول ہے-

"اجنبی کے لئے لونڈی کے بال' اس کے بازو' پنڈلی' سینے اور چھاتی کو دیکھنا جائز ہے-"[1]

بعض مذاہب کا قول یہ ہے کہ:

"اجنبی عورت اور اس کے ستر کو آئینے کے ذریعے دیکھنا جائز ہے-"

بعض نے اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو خیالی طور پر خواب میں دیکھنے کے متعلق ہے- لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کل اسے بنیاد بنایا جا رہا ہے- ایک اسلامی جماعت جس کا دعوی ہے کہ مصلحت کے مناسب جو بات کسی بھی جماعت میں ہو وہ اسے اخذ کر لیتی ہے اس نے یہیں بس نہیں کی بلکہ اسے نے اس نص معصوم کی طرح سمجھ لیا ہے- اور اس پر ایک ایسی فکر مرتب کی ہے جو پہلی فکر سے شدید تر فساد کا باعث ہے- اور وہ فکر یہ ہے کہ ٹیلی ویژن' سینما اور رسالوں میں فحش تصویریں دیکھنا جائز ہے- کیونکہ یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے کہ یہ تو خیالی طور پر دیکھنا ہے (حقیقی طور پر تو نہیں)- ہر عقل مند اور ذی شعور انسان خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو وہ یقینی طور پر جانتا ہے کہ ایسی تصویریں نوجوانوں کی خواہشات و شہوات اور جذبات کو ابھارنے میں زیادہ مؤثر ہیں اور پھر اپنی خواہشات کی آگ بجھانے کے لئے وہ حرام امور کا ارتکاب کرتے ہیں- اگرچہ ان امور کی حرمت حرام

[1] احکام القرآن لأبی بکر الجصاص الحنفی (۳/۳۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ کے ارتکاب سے بچنے کا ذریعہ ہوں جیسے دیکھنا اور سننا اور ان جیسے دیگر امور اسی بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((زِنَا الْعَيْنَيْنِ اَلنَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ اَلنُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ (أخرجه الشيخان وغيرهما))

"آنکھوں کا زنا دیکھنا' زبان کا زنا بولنا ہے۔ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے جبکہ شرمگاہ اس سب کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب"

یعنی شرمگاہ اس خواہش کو عملی جامہ پہناتی ہے یا نہیں۔"

بس یہی نہیں' ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی کہ ایک بیان جاری ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرتے وقت' چومنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شہوت کے بغیر ہو۔"

ان کی یہ بات سن کر ہم نے اور دوسرے لوگوں نے ایسی فکر کے حاملین کے بعض لوگوں سے کہا کہ فرض کریں اگر تمہاری بہن یا بیوی کے ساتھ ایسے کیا جائے تو پھر؟ پس اس نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا۔

ان کے ہاں اس جیسے اور بھی بہت سے مسائل ہیں جو کتاب و سنت بلکہ عقل سلیم سے بعید تر ہیں۔ جس کا ذکر کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ ان کا علم صحیح سے انحراف اور کنارہ کش ہونا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ جو علم صحیح جو کہ کتاب و سنت سے مستنبط ہو کی معرفت چاہتے ہیں اور اصول و ضوابط کے مطابق علم پر قائم رہنا چاہتے اور پھر فروع میں اس کی تطبیق چاہتے ہیں۔ تو انہیں کتاب و سنت اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے اور ان کتب میں سے یہ ایک مبارک رسالہ ہے۔ جس کے ذریعے وہ مسائل کا صحیح استنباط کر سکتے ہیں اور اس ذریعے سے وہ ایسے (باطل) اجتہادات اور عقلی آراء باز رہ سکتے ہیں جسے کوئی عقل مند اپنی زبان سے ادا کر سکتا ہے نہ اپنے قلم کی نوک پر لا سکتا ہے۔ جیسا کہ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...انکار کی ایک مثال بیان ہو چکی ہے۔

یہ وہ مسائل ہیں جو اس مفید رسالے میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بہت سے مفید مسائل ہیں جنہیں قاری انشاء اللہ پڑھے گا اور ان مسائل کے مجموعے سے یہ رسالہ اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ ہے جس کی کوئی نظیر نہیں۔ اگر اس جیسی کوئی کتاب ہے تو وہ علامہ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "پردہ" ہے اور میری یہ کتاب "مسلمان عورت کا پردہ" ہے۔ ان پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیے اور چاہئے کہ اللہ کی حمد بیان کی جائے کہ وہ (اللہ) اسے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کے قاریوں سے بناتے اور ان سے استفادہ کرنے والا بنائے۔ کیونکہ وہ صحیح طور پر عارف باللہ ہیں۔

ہم جہاں ان کے عارف باللہ ہونے کی شہادت پیش کرتے ہیں وہاں ان کی عصمت کا دعوی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم نے رسالے کے بعض مقامات پر ملاحظات ظاہر کئے ہیں۔ جو کہ امام مالک رحمۃ اللہ کے اس فرمان کی تصدیق کرتے ہیں:

"مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ إِلاَّ وَرُدَّ عَلَيْهِ إِلاَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

"نبی ﷺ کے سوا ہم میں سے ہر ایک کی بات رد کی جا سکتی ہے۔"

ان کے علاوہ بھی یہ قول مروی ہے۔ بلا شک ان کی یا ان کے رسالے کی قدر کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان کے جن مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے اس وجہ سے ان کی قدر و منزلت اور بلند ہو گئی ہے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے کہ

كَفٰى بِالْمَرْءِ نُبْلاً اَنْ تَعُدَّ مَعَايِبَهٗ

"آدمی کے عقل مند ہونے کی علامت ہے کہ وہ اپنے عیوب کا شمار کرے۔"

بلکہ اس طرح ان پر مطلق طور پر کوئی عیب نہیں کیونکہ وہ تو مجتہد ہیں اور ان کے لئے اجر ہے۔ یا تو دو اجر ہیں اور اللہ کے فضل سے یہی زیادہ گمان ہے یا پھر ایک اجر ہے۔

اس سے پہلے یہ رسالہ "حجاب المرأة ولباس في الصلاة وغيرها" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اگر بعض موانع، جیسا کہ اس مذکورہ نام سے اس کا مشہور ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا نہ ہوتے تو میرا خیال تھا کہ اس کا عنوان "لباس الرجل والمرأة فی الصلاۃ" مقرر کرتا۔ کیونکہ اس موضوع سے اس رسالے کا خاص تعلق ہے اور مؤلف نے اس کے متعلق ہی مواد جمع کیا ہے اور اس کے متعلق مفید اور صحیح فقہی نکات بیان کئے ہیں۔

میں نے اس میں بعض علمی اور جدید فوائد کا اضافہ کیا ہے جو اشاعت سابقہ میں رہ گئے تھے۔ اسی لئے اشاعت سابقہ کی نسبت اس اشاعت میں مزید فوائد ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمارے لئے اسے آسان بنایا اور استاذ الأخ ابو بکر زہیر الشاویش کو اسے نئے سرے سے صاف ستھرے انداز سے طبع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

وصلى الله على محمد وآله وصحبه أجمعين

والحمد لله رب العالمين

دمشق ۷ رمضان ۱۳۹۳ھ

محمد ناصر الدین الالبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

نماز کے لئے لباس

اس سے مراد وہ لباس ہے جو مسجد کی زینت بنے۔ یعنی جو نماز کے وقت اختیار کیا جائے۔ جس کو فقہاء نے "باب ستر العورۃ فی الصلاۃ" یعنی نماز میں ستر کا بیان کا نام دیا ہے۔ بعض فقہاء کے خیال میں نماز میں بھی ان حصوں کو چھپایا جانے کا جو عام حالات میں لوگوں کی نظروں سے چھپائے جاتے ہیں اور وہ شرم گاہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے نماز میں ستر کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے۔

﴿وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلاَّ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ (النور: ٢٤-٣١)

"اور وہ (عورتیں) اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں"

اور پھر فرمایا:

﴿وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾

"اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں"

یعنی زینت باطنہ کو ظاہر نہ کریں۔

﴿اِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ﴾[1]

"سوائے اپنے خاوندوں کے"

---

[1] ﴿او ابائهن او اباء بعولتهن اوابناء بهن اوابناء بعولتهن او اخوانهن او بني اخوانهن اوبني اخواتهن اونسائهن اوما ملكت ايمانهن اوالتابعين غير اولى الاربة من الرجال اوا الطفل الذين لم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے انہوں نے نماز میں باطنی زینت کے سوا ظاہری زینت کے ظاہر ہو جانے کو جائز قرار دیا ہے۔

ظاہری زینت کے بارے میں سلف صالحین کے دو اقوال ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے موافقین کا قول ہے کہ اس سے مراد کپڑے وغیرہ ہیں۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے موافقین کا قول ہے کہ اس سے مراد چہرہ اور ہاتھوں میں موجود زینت ہے' جیسے سرمہ' انگوٹھی وغیرہ۔ ان دونوں اقوال کی بنا پر فقہاء نے غیر محرم عورت کو دیکھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک اجنبی عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو بغیر شہوت کے دیکھنا جائز ہے: امام ابو حنیفہؒ' اور امام شافعیؒ کا یہی مسلک ہے اور امام احمد بن حنبلؒ کا بھی ایک قول اس کے موافق ہے۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔ یہ مذہب امام احمد بن حنبل کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ عورت کی ہر چیز حتی کہ اس کے ناخن بھی چھپانے کی چیز ہیں۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حقیقت بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کی زینتیں بنائی ہیں۔ ایک ظاہری زینت اور دوسری باطنی زینت۔

ظاہری زینت کو عام آدمیوں کے سامنے ظاہر ہو جانے کو جائز قرار دیا ہے۔ البتہ باطنی زینت کا اظہار صرف شوہر اور محرم رشتہ داروں کے سامنے جائز ہے

يظهروا على عورت النساء ولا يضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن و توبوا الى الله جميعا ايه المومنون لعلكم تفلحون﴾

"شوہر' باپ' شوہروں کے باپ' اپنے بیٹے' شوہروں کے بیٹے' بھائی' بھائیوں کے بیٹے' بہنوں کے بیٹے' اپنے میل جول کی عورتیں اپنے لونڈی غلام' وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے' اے مومنو' تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو' توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔" (نور/۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیات حجاب نازل ہونے سے پہلے عورتیں بغیر چادر اوڑھے گھر سے باہر آ جایا کرتی تھیں' اور مرد ان کے چہرے اور ہاتھ دیکھ لیا کرتے تھے جب عورت کو یہ اجازت تھی کہ اپنے چہرے اور ہاتھ کھلے رکھ سکے تو غیر محرم مردوں کا بھی ان کی طرف دیکھنا جائز تھا کیونکہ اس کا کھلے رکھنا جائز تھا۔[1]

پھر جب اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الاحزاب: ۵۹/۳۳)

"اے نبی آپ اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں"

عورتوں نے مردوں سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے شادی کی[2] نبی ﷺ نے اس وقت پردہ لٹکا دیا' اور حضرت انس بن مالک کو دیکھنے سے منع فرما دیا۔

اور غزوہ خیبر کے موقعہ پر جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حی کو

---

[1] علامہ الالبانیؒ نے کہا: اس کلام اور اس سے بعد والی بحث سے ثابت یہ ہو رہا ہے کہ یہ آیت چہرے اور ہاتھوں کے پردے کے لیے خاص ہے۔ اور علامہ المودودی نے اس پر اعتراض کیا ہے' انہوں نے اپنی کتاب "پردہ" میں صفحہ نمبر ۳۶۶ پر سورۃ الاحزاب کی آیت حجاب ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ چہرے کے پردہ کے لیے اور میں نے بھی یہ بات اپنی کتاب "حجاب المراۃ المسلمۃ" میں ذکر کی ہے۔ کہ اس کی اسناد بہت ضعیف ہیں۔ حوالہ کے لیے دیکھئے ص ۴۱۔

[2] علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ یہ بات پہلی والی بات سے مطابقت رکھتی ہے۔ جب نبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا اس وقت یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی بلکہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

﴿یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین إناہ و لکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحی منکم واللہ لا یستحی من الحق و اذا سألتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب﴾ (الاحزاب ۳۳/ ۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے لیے منتخب فرمایا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں باتیں کیں- کہ اگر آپ نے انہیں پردہ کرایا[1] تو وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ہیں- ورنہ لونڈی ہیں- چنانہ آپؐ نے انہیں پردہ کرادیا[2] اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ جب بھی ان سے کوئی چیز طلب کی جائے تو پردہ کی اوٹ سے طلب کی جائے' اور یہ بھی حکم دیا کہ آپؐ کی بیویاں' بیٹیاں اور مسلمانوں کی عورتیں اپنی چادر کا گھونگھٹ لٹکا لیا کریں-

جلباب کی تفسیر

جلباب سے مراد وہ کپڑا ہے- جو سر اور بدن کو ڈھانپ لے جسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (رداء) یعنی چادر کا نام دیا ہے- جسے عام طور پر ازار کہا جاتا ہے- وہ بڑی چادر جو سر اور باقی جسم کو ڈھانپ لے-

پردہ کی تفسیر حضرت عبیدۃ رضی اللہ عنہ نے یہ کی ہے- کہ عورت اپنی چادر کو سر سے اس طرح لٹکائے کہ سوائے آنکھوں کے کوئی چیز ظاہر نہ ہو- نقاب بھی اسی کی

گذشتہ سے پیوستہ

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو' نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو' ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ- مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ حرکتیں نبیؐ کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا- نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو----" (الاحزاب ۳۳/ ۵۳)

یہ وہ آیت ہے جو حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کے وقت نازل ہوئی- جس طرح امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح احادیث سے وضاحت کی ہے- دیکھئے تفسیر ابن کثیر' الدر المنثور وغیرہ' اور میری کتاب "حجاب المراۃ المسلمۃ" ص ۸۴ طبع المکتب الاسلامی ممکن ہے کہ یہ آیت مولفؒ سے یا نقل کرنے والے کے قلم سے ساقط ہو گئی ہو- یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے-

[1] یعنی چہرے کا پردہ جس طرح بعض طرق سے ثابت ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ آزاد عورتوں سے چہرے کا پردہ کراتے تھے لونڈیوں کے علاوہ اور یہی (عمل) افضل ہے جس طرح "الحجاب" ص ۵۰ پر وضاحت کی گئی ہے- یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورتیں اپنے چہروں کا پردہ نہیں کرتی تھیں- یا پھر لونڈیوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ وہ اپنے سروں اور چھاتیوں کا ڈوپٹے یا چادر کے ساتھ پردہ نہ کریں-

[2] ممکن ہے اس طرح درست ہے- اس لیے ایسا ہی کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شکل ہے۔اس وقت کی مسلمان عورتیں نقاب بھی پہنا کرتی تھیں۔جس طرح صحیح بخاری ہی میں روایت ہے۔

((اِنَّ الْمُحْرِمَةَ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ))

"بے شک عورت حالت احرام میں نقاب پہنے نہ دستانے استعمال کرے۔"

عورت کو "جلباب" یعنی لمبی چادر اوڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ وہ پہچانی نہ جا سکے[1] وہ چہرہ چھپانے سے ہو گی یا چہرے پر نقاب ڈالنے سے حاصل ہو سکتی ہے اس طرح چہرہ اور ہاتھ زینت میں شامل ہیں جس کا اجنبی مردوں سے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔

پس اجنبی مردوں کے عورت کے صرف ظاہری کپڑوں کے دیکھنے کی حلت باقی رہ جاتی ہے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کی آخری کڑی کا ذکر کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مسئلہ کے ابتدائی مرحلے کا[2]

اسی بنیاد پر لفظ:

---

[1] آیت میں بیان ہے کہ کم از کم وہ پہچانی جائیں جب کہ اصل اس کے خلاف ہے نہ ہی حق اس سے ثابت ہوتا ہے، صحیح معنی اس کے علاوہ ہے۔ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا۔جب ہم ایسا کریں گی تو معلوم ہو گا کہ یہ آزاد عورتیں ہیں۔ہم لونڈیاں اور غلام نہیں ہیں۔اسی طرح تفسیر ابن جریر میں ہے کہ اس سے مراد چہرے کا چھپانا ہے اسی طرح اس کے بعد کی حدیث صحیح ہے۔جو نقاب کے معروف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔لیکن واجب ہونا اس سے ثابت نہیں اور نہ ہی آیت کا یہ مقصود ہے۔

[2] شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظاہری زینت کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد کپڑے ہیں جیسے ابھی ذکر ہوا ہے۔پہلا مرحلہ وہ ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں چہرے اور ہاتھوں کا ذکر کیا ہے۔یہ حکم پہلے گزر چکا ہے۔جن صحابہ نے جلابین کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ نہیں کیا ﴿و لا يبدين زينتهن الا ماظهر منها﴾ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے۔اور اس سے مراد حکم قطعی ہے جس پر حکم کا وجوب ہے۔اس حکم سے یہی مراد ہے حکم کی تفسیر میں اختلاف ہے۔اور ابن مسعودؓ نے مسئلہ کی آخری کڑی کا ذکر کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کے ابتدائی مرحلے کا ذکر کیا ہے بعض سلف صالحین نے ان دونوں اقوال کو جمع کیا ہے ابن جریر نے اپنی تفسیر (ص ۱۸/ ۹۴) میں دونوں اسانید پر بحث کی ہے۔اور بعض نے اس سے مراد چہرہ اور کپڑے کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ﴾ (النور ٢٤/٣١)

عورتیں دوسری عورتوں کے سامنے اور اپنے غلاموں کے سامنے بھی زینت کو ظاہر کر سکتی ہیں- آیت کا حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورت اپنے زر خرید غلام کے سامنے اپنی باطنی زینت ظاہر کر سکتی ہے- اس بارے میں بھی علماء کے دو اقوال ہیں-

۱- بعض علماء کا خیال ہے- کہ "مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ" سے مراد لونڈیاں ہیں یا اہل کتاب لونڈیاں ہیں- سعید بن المسیبؒ کا یہی قول ہے اور احمد بن حنبلؒ وغیرہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے-

۲- اور بعض علماء کا خیال ہے کہ اس سے مراد مرد غلام ہیں یہ قول ابن عباسؓ وغیرہ کا ہے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا ہے- ایک دوسری روایت میں بھی یہی ہے کہ زر خرید غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے-

اسی بارے میں متعدد احادیث ہیں اور یہ اجازت صرف ضرورت کے پیش نظر ہے- کیونکہ عورت کو اپنے غلام سے مخاطب ہونے کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت رہتی ہے- جس قدر گواہ، مزدور اور شادی کا پیغام دینے والے کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے-

جب ان کے لیے دیکھنا جائز ہے تو غلام کے لیے دیکھنا بدرجہ اولیٰ جائز رہے گا؟ اس دلیل سے اس بات کا جواز نہیں بن جاتا کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم بھی بن جاتا ہے- جس کے ساتھ وہ سفر وغیرہ کر سکتی ہو- جیسا کہ دوسرے اجنبی مرد جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں، ان سے پردہ تو ضروری نہیں لیکن وہ عورت کے لیے محرم کی حیثیت نہیں رکھتے کہ ان کے ساتھ سفر بھی جائز ہو-

---

گزشتہ سے پیوستہ
پھر صحیح اسناد کے ساتھ حسن بصری سے ذکر کیا ہے- ﴿الا ما ظهر منها﴾ سے مراد چہرہ اور کپڑے ہیں- اس بات کو اختیار کیا گیا ہے کہ اس سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہیں قرآنی اسلوب کے اعتبار سے اس میں اختلاف ہے- جو میں نے "الحجاب" میں ذکر کیا ہے- فقہی اعتبار سے اسی کی موافقت کی گئی ہے حولہ کے لیے دیکھیے (ص ۱۷-۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کے لیے عورت کا دیکھنا جائز ہو اس کے ساتھ سفر اور اس سے خلوت و تنہائی بھی جائز ہو- بلکہ عورت کا زر خرید غلام صرف ضرورت کے پیش نظر اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے- اور وہ اپنی مالکہ کے ساتھ نہ سفر کر سکتا ہے اور نہ خلوت میں مل سکتا ہے- نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے تحت وہ اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا-

((لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلاَّ مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِیْ مَحْرَمٍ)) (متفق علیہ)

"کوئی عورت بغیر محرم یا شوہر کے سفر نہ کرے-"

کیونکہ اگر غلام آزاد ہو جائے تو یہ عورت اس سے نکاح کر سکتی ہے- جس طرح کہ بہن کا شوہر (بہنوئی) ایک بہن کو طلاق دے دے تو دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے-

محرم

محرم وہ ہوتا ہے جس پر عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو- اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ عورت کا اپنے زر خرید غلام کے ساتھ سفر کرنا ہلاکت ہے[1]

پس آیت نے محرم رشتہ داروں اور بعض غیر محرم دونوں کے سامنے ظاہری زینت ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے- اور حدیث میں سفر کی اجازت صرف محرم رشتہ داروں اور شوہر کے ساتھ خاص ہے- اس آیت میں اسی حکم کا ذکر کیا گیا ہے-

﴿نِسَائِهِنَّ اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ﴾ (النور: ۲۴/۳۱)

"عورت اپنی زینت' عورتوں یا غلاموں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے-"

اسی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے-

((غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ)) (النور: ۲۴/۳۱)

اور جنسی خواہش نہ رکھنے والوں (کے سامنے زینت ظاہر کر سکتی ہے)

---

[1] علامہ البانیؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع ذکر کیا ہے' یہ حدیث ضعیف ہے جس طرح میں نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" نمبر ۱۰۷ ۳ میں ذکر کیا ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ وہ اپنے غلام' اپنی عورتوں اور جنسی خواہش نہ رکھنے والے مردوں کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوْ نِسَآئِهِنَّ﴾

اس آیت کی تفسیر میں کافر اور مشرکہ عورت کو علیحدہ کیا گیا ہے' مسلمان عورت کی دایہ مشرکہ عورت نہیں بن سکتی اور نہ ہی مشرک عورت مومن عورت کے ساتھ حمام میں داخل ہو سکتی ہے[1]

لیکن یہودی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتی تھیں اور ان کے چہرے اور ہاتھوں وغیرہ کو دیکھا بھی کرتی تھیں' البتہ مردوں کو اس کی اجازت نہ تھی۔ جب کہ ہاتھ اور چہرہ ذمی عورتوں کے حق میں زینت ظاہرہ میں شامل ہوگا۔ البتہ اہل کتاب ذمی عورت کے لیے یہ جائز نہ ہوگا کہ انہیں مسلمان عورتوں کی باطنی اور پوشیدہ زینت کا پتہ چلے۔ اس ظاہری اور باطنی زینت کا اظہار حالات کے مطابق ہی جائز ہوگا۔

عورت اپنے قرابت داروں کے سامنے اپنی باطنی زینت کا اظہار کر سکتی ہے اور بالخصوص شوہر کے سامنے تو ہر ایسی زینت کا اظہار کر سکتی ہے جس کا اظہار اپنے محرم اور قریبی رشتہ داروں کے سامنے بھی نہیں کر سکتی۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾

---

[1] علامہ البانی نے "نسائھن" کی تفسیر وہ ہے جو سلف صالحین سے بغیر اختلاف سے مروی ہے۔ کہ اس سے مراد صرف مسلمان عورتیں ہیں نہ کہ کافر عورتیں دیکھئے (الدر المنثور' تفسیر ابن جریر' زاد المسیر' لابن الجوزی ۶/ ۳۲ طبع المکتب الاسلامی اور ابن کثیر) بعض ہم عصر فضلاء کی یہ تفسیر کہ اس سے مراد نیک سیرت اور نیک خصلت عورتیں ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر یہ ایک نئی تفسیر ہے جو کہ سلف کی تفسیر کے خلاف ہے۔ اور عربی اسلوب کلام سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "نسائھن" میں اضافت مسلمان عورتوں کی طرف کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈال لیں"

اس آیت کریمہ میں یہ دلیل ہے کہ عورت اپنی گردن چھپا کر رکھے گی' کیونکہ گردن ظاہری زینت کے بجائے باطنی زینت میں شامل ہے۔ اور یہی حکم ہار اور دوسرے زیورات کا ہے۔

☆☆☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

عورتوں اور مردوں کے ستر کا بیان

پس یہ تھا مردوں سے عورتوں کا پردہ' مردوں کا مردوں سے پردہ' اور عورتوں کا عورتوں سے پردہ تو اس کا تعلق خاص شرمگاہ سے ہے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لاَ یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلاَ الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ))

(مسند احمد' صحیح مسلم)

''کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو دیکھے''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلاَّ مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَامَلَكَتْ یَمِیْنُكَ' قُلْتُ فَاِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُھُمْ فِیْ بَعْضٍ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لاَّ یَرَیَنَّھَا اَحَدٌ' فَلاَ یَرَیَنَّھَا قُلْتُ: فَاِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰ مِنْهُ)) (حدیث حسن' مسند احمد)

''اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا اپنی شرمگاہ کو ہر ایک سے محفوظ رکھو۔ میں نے کہا: اگر لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حتی الامکان کوشش کرو کہ تمہاری کوئی شرمگاہ نہ دیکھ سکے۔ صحابی نے دوبارہ عرض کیا: اگر کوئی تنہا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔''

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّفْضِيَ الرَّجُلَ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَالْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ)) (متفق علیہ)

"کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ ہو اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں ہو"

اور رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

((مُرُوْهُمْ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) (ابوداود)

"جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دیا کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو' اور ان کے بستروں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دو۔"

یہ ممانعت شرمگاہ کی طرف دیکھنے اور اسے چھونے سے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں بڑی بے حیائی اور فحاشی ہے باقی رہی مردوں کے لیے عورتوں اور عورتوں کے لیے مردوں کی شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت تو یہ اس لیے ہے کہ اس میں جنسی شہوت ہے۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

اور ستر پوشی کی تیسری قسم جو نماز کے ساتھ خاص ہے کیونکہ عورت اگر تنہا نماز پڑھے تب بھی اسے چادر اوڑھنے کا حکم ہے[1] مگر نماز کے علاوہ اپنے گھر کے اندر اپنے سر کو کھلا رکھ سکتی ہے۔ بس نماز میں ستر پوشی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

---

[1] علامہ البانی فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس لیے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ)) "اللہ تعالیٰ کسی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں فرماتا"

یہ حدیث صحیح ہے عنقریب زیر بحث ہوگی۔ عمومی اعتبار سے اس میں لونڈیاں بھی شامل ہیں آزاد عورتوں کے لیے خاص ہے۔ جس طرح اس کتاب کے اگلے صفحے پر آئے گی۔ جس کی میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن نبی ﷺ کا فرمان اپنے غلام کے لیے موجود ہے۔ کہ ستر پوشی کرو یہ حدیث "کتاب پردہ" کے ص ۴۵ پر موجود ہے۔ اس پر دلیل ہے کہ لونڈی بھی آزاد کی طرح ہی ستر پوشی کریں گی۔ یہ عموم کے اعتبار سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ ننگے بدن[1] بیت اللہ کا طواف کرے۔ خواہ وہ رات کی تاریکی میں تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ ننگے جسم نماز پڑھے چاہے وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ حالت نماز میں زینت اختیار کرنا۔ یعنی ستر پوشی کرنا' مرد ہو یا عورت لوگوں سے پردہ کے لیے نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ یہ ایک الگ قسم ہے اور وہ ایک الگ قسم ہے۔

لہٰذا نمازی حالت نماز میں بعض اوقات اپنے جسم کا وہ حصہ چھپائے گا جسے وہ حالت نماز سے باہر نہیں چھپاتا' اور بعض اوقات حالت نماز میں اپنے جسم کا وہ حصہ ظاہر کرے گا جسے عام حالت میں چھپاتا ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر کندھے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ:

((اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ))

(متفق علیہ)

"آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے کندھوں کے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔"

یہ حکم صرف نماز کے لیے خاص ہے مگر مرد نماز کے علاوہ اپنے کندھے ننگے رکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح آزاد عورت[2] حالت نماز میں دوپٹہ اوڑھے گی جس طرح نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ)) (صحیح ابوداود' الفلیل لرواء ۱۹۶)

"اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی بغیر دوپٹہ کے نماز قبول نہیں کرتا۔"

حالانکہ اس کے لیے اپنے شوہر اور محرم رشتہ دار کے سامنے اوڑھنی کا اوڑھنا

---

[1] اس کا اشارہ اگلے صفحہ والی حدیث کی طرف ہے۔

[2] علامہ البانی فرماتے ہیں کہ حالت نماز میں اوڑھنی کا آزاد عورت کے ساتھ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ عموم پر دلالت کرتی ہے۔ اس حدیث میں علت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری نہیں ہے بلکہ ان کے سامنے اپنی زینت باطنی کا اظہار بھی کر سکتی ہے۔ جبکہ حالت نماز میں اس کے لیے سر کا کھلا رکھنا جائز نہیں نہ محرم رشتہ داروں کے سامنے اور نہ ہی غیر محرموں کے سامنے۔

اس کے برعکس چہرہ' ہاتھوں اور پاؤں کا حکم ہے۔ غیر محرم مردوں کے سامنے عورت کے لیے جائز نہیں کہ ان اعضاء جسم کو ظاہر کرے یہ اس کے خلاف ہے جو نسخ سے پہلے حکم تھا۔ اب جب کہ اپنے کپڑے ہی ظاہر کر سکتی ہے۔

اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حالت نماز میں چہرہ' ہاتھ اور پاؤں کو چھپانا واجب نہیں ہے۔ اس کے باوجود حالت نماز میں چہرہ کھلا رکھنا بالا جماع جائز ہے۔ اگرچہ اس کا باطنی زینت میں شمار ہوتا ہے۔ اور اس طرح حالت نماز میں عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی کھلا رکھ سکتی ہے۔ یہ جمہور علماء کے ہاں جائز ہے مثلاً ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہما۔ البتہ امام احمدؒ کے دو قول ہیں ایک تو یہی ہے۔ اور ایک اس کے خلاف ہے اور اسی طرح دونوں پاؤں کا بھی امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔ اور یہی مشکل زیادہ قوی ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاؤں کو زینت ظاہری شمار کرتی ہیں۔ دلیل کے طور پر اس آیت کو پیش کرتی ہیں۔

﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ اِلاَّ مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ (النور : ٣١/٢٤)

"عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔"

اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد "فتخ" ہے اور "فتخ" چاندی کے اس چھلے کو کہتے ہیں جو پاؤں کی انگلیوں[1] میں پہنا جاتا ہے۔ یہ تفسیر اپنی ابن ابی حاتم نے بیان کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورتیں پہلے اپنے پاؤں کو ننگا رکھا کرتی تھیں۔ جس طرح ہاتھوں اور چہروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ باہر نکلتے وقت اپنے دامن کو تو ضرور لٹکا لیتی تھیں۔ بعض اوقات چلتے وقت ان کے پاؤں نظر آ جایا کرتے تھے۔

---

[1] یہ النہایہ میں فتخ ف اور ت کی فتحہ کے ساتھ ہے اس کی جمع فتخة ہے یہ وہ بڑی انگوٹھی ہے جو انگلیوں میں پہنی جاتی ہے اور بعض اوقات پاؤں کی انگلیوں میں بھی پہنی جاتی ہیں۔ قاموس میں اس طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ عادتاً جوتے یا موزے وغیرہ استعمال نہیں کرتی تھیں۔ اور حالت نماز میں اس کا ڈھانکنا بڑی پریشانی کی بات ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر عورت کا کپڑا اتنا وسیع ہو کہ پاؤں کے اوپر والے حصے کو ڈھانپ لے تو اس میں وہ نماز پڑھ سکتی ہے[1] بس جب یہ سجدہ کرے گی تو اس کے پاؤں کا نچلا حصہ نظر آسکتا ہے۔

نص اور اجماع سے یہ ثابت ہوا کہ اگر عورت گھر میں نماز پڑھے تو اس کے لیے جلباب کا استعمال ضروری نہیں ہے۔ یہ تمام احکام اس وقت کے ہیں جب وہ گھر سے باہر نکلے گی۔ اور گھر میں نماز پڑھتے وقت اگر عورت کا ہاتھ چہرہ اور پاؤں کھلا رہے تو یہ جائز ہے، جس طرح آیت حجاب نازل ہونے سے پہلے گھر سے نکلا کرتی تھیں۔ معلوم ہوا کہ نماز کا ستر وہ نہیں ہے۔ جو نظر کا ستر ہے جو نماز کا ستر ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کپڑوں کو ہی زینت ظاہرہ قرار دیا ہے، یہ نہیں فرمایا کہ عورت پوری کی پوری پردے کی چیز ہے۔ حتیٰ کہ اس کے ناخن بھی، بلکہ یہ تو امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ عورت نماز میں اپنے ناخن بھی چھپائے گی کیونکہ فقہاء اسے "باب ستر العورۃ" سے موسوم کرتے ہیں۔ جبکہ یہ آپ ﷺ کا فرمان نہیں ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث میں کہیں یہ الفاظ وارد ہیں کہ وہ اعضاء جو نمازی حالت نماز میں چھپاتا ہے وہ پردہ ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف : ۳۱/۷)

"مسجد میں حاضری کے وقت اپنی زینت (لباس) استعمال کرو"

اور رسول اللہ ﷺ نے ننگے ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے منع فرمایا ہے لہٰذا نماز بدرجہ اولیٰ ننگے ہو کر نہیں پڑھی جا سکتی۔ اور جب رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔" اور آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز

---

[1] علامہ البانی فرماتے ہیں یہ روایت مرفوع ذکر کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں نہ یہ مرفوع ہے اور نہ ہی موقوف ہے جس طرح میں نے ضعیف ابی داؤد ہی ذکر کیا ہے (ص ۹۷-۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق فرمایا- (بخاری و مسلم صحیح ابوداؤد ۶۴۴)

﴿اِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِه' وَ اِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِه﴾

"اگر کپڑا بڑا ہے تو اس کو لپیٹ لو اور اگر چھوٹا ہو تو تہبند باندھ لو-"

اور رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا:

((اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ))

"کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے جب کہ اس کے کندھے پر اس میں سے کچھ نہ ہو"

یہ بات اس چیز کی دلیل ہے کہ حالت نماز میں پردے کے حصے یعنی ران وغیرہ کو چھپانے کا حکم دیا ہے اگرچہ حالت نماز کے علاوہ اس (ران) کی طرف دیکھنا مرد کے لئے جائز ہے-

پھر اگر ہم یہ بات مان لیں جو کہ امام احمد کی ایک روایت ہے کہ قابل ستر حصہ سے مراد صرف پیشاب اور پاخانہ کی جگہ ہے اور ران حدود ستر میں شامل نہیں تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صرف مرد کسی مرد کی ران کو دیکھ سکتا ہے- حالت نماز اور حالت طواف سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے- بہر حال کسی شخص کو رانیں ننگی کر کے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے چاہے ان کو حدود ستر میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں' اور نہ ہی کوئی ننگا ہو کر طواف کرے- مگر مجبوری کی حالت میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اگر چھوٹا ہو تو ازار بنا لے اور اگر بڑا ہو تو اس میں لپیٹ جائے- اگر گھر میں اکیلا ہی نماز پڑھ رہا ہو تب بھی ستر پوشی کرنے کے واجب ہونے پر علماء کا اتفاق ہے- ران ننگی کر کے نماز پڑھنا جب ازار موجود ہو تو یہ کسی صورت بھی جائز نہیں ہے[1]

---

[1] علامہ البانی" فرماتے ہیں کہ والدین ایسے ہی آداب اپنے بچوں کو سکھائیں یہ والدین کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنی اولاد کو نیکریا (ہاف پینٹ) پہنا کر مسجد میں لائیں- حدیث سابق کی روح سے جس میں حکم ہے کہ "جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوں تو نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو" اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حکم اپنے تمام تر ارکانوں و شرائط کے ساتھ ہے- اس میں لاپرواہی کرنے کی گنجائش نہیں ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اس مسئلہ میں اختلاف کی گنجائش ہے۔ جنہوں نے ان دونوں روایات کی بنیاد پر اختلاف کیا ہے' اور ستر کی حد بندی کی ہے۔ جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے تو یہ ان کی صریح غلطی ہے۔ اور نہ یہ امام احمد کا قول ہے نہ کسی دوسرے نے ایسا کہا ہے کہ نمازی ایسی حالت میں کھلی ران کر کے نماز پڑھ سکتا ہے' یہ بات کیسے ممکن ہے کہ امام احمد کندھوں کو ڈھانکنے کا حکم صادر کریں اور ران کھلی رکھنے کی اجازت دے دیں' یہ ذرا سوچنے سمجھنے کی بات ہے۔

ہاں: اگر آدمی اکیلا ہو تو اس پر ستر کا چھپانا واجب ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ مگر اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ نماز میں کپڑا پہننا ضروری ہے یا نہیں۔ اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ لباس ہونے کی صورت میں ننگے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں: امام احمدؒ اور کچھ دوسرے ائمہ کی رائے یہ ہے جہاں کہیں تمام لوگ ہی ننگے ہوں تو ان کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کا امام بھی اسی صف میں وسط میں ہو گا۔ بخلاف غیر حالت نماز کے' یہ پردہ پوشی نماز کے مقام و اہمیت کے پیش نظر ہے نہ کہ دیکھنے کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے' کی روایت میں فرمایا جب انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول جب ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو (یعنی اس وقت بھی ستر پوشی کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

جب یہ نماز کے باہر کا حکم ہے تو حالت نماز میں اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرتے وقت زینت اختیار کی جائے۔ اسی وجہ سے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام نافع کو دیکھا کہ وہ ننگے سر نماز پڑھ رہا ہے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اگر تمہیں لوگوں کے پاس جانا ہو تو اس حالت میں چلے جاؤ گے؟ تو غلام نے جواب دیا: نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے سامنے آنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے خوبصورتی اختیار کی جائے[1]

اور ایک صحیح حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو۔ تو آپ نے جواب دیا کہ "اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے"[2]

یہ اسی طرح ہے جس طرح نمازی کے لیے پاکی' صفائی اور خوشبو کا حکم ہے اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ:

((اَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الْبُيُوْتِ وَ تُنَظَّفُ وَ تُطَيَّبُ))

(صحیح ابو داود ٤٧٩)

"گھروں یا محلوں میں مساجد تعمیر کرائی جائیں' انہیں صاف ستھرا رکھا جائے اور انہیں معطر کیا جائے۔"

ہاں یہ حقیقت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے اور ایک عورت دوسری عورت سے عام حالات میں جتنا پردہ کرے گی' حالت نماز میں اس سے کہیں زیادہ پردہ ہے۔ اسی لیے عورت کو حالت نماز میں دوپٹہ اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چہرہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ان اعضاء کو غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا منع ہے لیکن عورتوں اور محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ اعضاء جسمانی مرد کو مردوں سے اور عورت کو عورتوں سے چھپانے کا حکم نہیں ہے۔ لیکن یہ اعضاء ظاہر کرنا بے حیائی اور بدتمیزی کی بات ہے۔ کیونکہ یہ اعضاء بڑی برائی کا پیش خیمہ ہیں' گویا ان کو ظاہر کرنے سے روکنا اصل میں بڑی برائی کے اسباب اور مقدمات سے منع کرنا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾ (النور ٢٤/ ٣٠)

---

[1] علامہ البانی فرماتے ہیں کہ جن الفاظ کے ساتھ مصنف نے اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ مجھے کسی کتاب میں نہیں مل سکی' ہو سکتا ہے کہ ننگے سر کا ذکر جو مصنف نے اس حدیث میں کیا ہے اس کا وجود کسی ایسی کتاب میں موجود ہو جو مجھے نہیں مل سکی ہو۔ واللہ اعلم۔

[2] اس کو مسلم نے روایت کیا ہے "الصحیح" نمبر ۲، ۱۳۲، ۱۶۲۶ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے"

اور اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب میں ارشاد فرمایا:

﴿ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ﴾(الاحزاب ۳۳/۵۳)

"تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے"

معلوم ہوا کہ چہرہ اور ہاتھوں کے اظہار سے صرف اور صرف برائی کا دروازہ بند کرنے کے لیے روکا گیا ہے یہ اعضاء حدود ستر میں شامل نہیں ہیں یہ ستر نہ نماز میں ہے اور نہ ہی نماز کے علاوہ ہیں۔

یہ بات بہت بعید ہے کہ عورت کو حالت نماز میں ہاتھوں کے چھپانے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ چہرے کی طرح دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں[۱] نبی ﷺ کے دور میں عورتیں قمیض پہنتی تھیں اور قمیض پہن کر سب کام انجام دیا کرتی تھیں۔ تو عورتیں اپنے ہاتھ کھولا کرتی تھیں جب وہ آٹا گوندھتی تھیں یا پیستی تھیں یا روٹی پکاتی تھیں۔ اگر ہاتھوں کا چھپانا نماز میں واجب ہوتا تو نبی ﷺ ضرور بیان فرماتے۔ اسی طرح دونوں پاؤں ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے قمیض کے ساتھ اوڑھنی کا حکم دیا ہے۔ پس عورتیں اوڑھنی اور قمیض میں نماز پڑھا کرتی تھیں۔

اور وہ کپڑا جسے عورتیں لٹکایا کرتی تھیں اور اس کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال بھی کیا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک بالشت لٹکالیں۔ پھر عورتوں نے عرض کیا کہ اتنے سے تو چلنے میں پنڈلیاں نظر آئیں گی تو آپ نے فرمایا کہ ایک ذراع یعنی ایک ہاتھ لٹکالیں' اس سے زیادہ نہیں-----

اس کے بارے میں ابن ربیعہ کا یہ قول ہے کہ:

كُتِبَ الْقَتْلُ وَالْقِتَالُ عَلَيْنَا   وَعَلَى الْغَانِيَاتِ جَرُّ الذُّيُوْلِ

"ہمارے اوپر تو قتل و قتال فرض ہے اور عورتوں پر اپنے دامن کا گھسیٹنا فرض ہے۔

یہ حکم اس وقت لاگو ہوگا جب عورتیں گھر سے باہر نکلیں گی۔ اسی لیے تو رسول

---

[۱] یہ حدیث ابن عمرؓ سے صحیح مروی ہے ملاحظہ ہو "صفۃ الصلاۃ" ص ۱۴۸۔ طبع مکتب الاسلامی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے دامن کو گندی جگہوں پر گھسیٹتی ہوئی آئی ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس کے بعد والی جگہ اس کو پاک کر دے گی۔"

مگر وہ اپنے گھروں میں ایسے لٹکے ہوئے دامن والی چادر نہیں پہنتی تھیں۔ اسی طرح بعد میں عورتوں نے باہر نکلتے وقت اپنی پنڈلیوں کو ڈھانکنے کے لیے موزے استعمال کرنے شروع کیے۔ یہ موزے عورتیں اپنے گھروں میں استعمال نہیں کرتی تھیں۔ اگرچہ گھر میں بھی ان کی پنڈلیاں ننگی ہوتی تھیں۔ اس کا مقصد پنڈلیوں کا ڈھانکنا تھا کیونکہ جب کپڑا ٹخنے سے اوپر ہوگا تو چلتے وقت پنڈلیاں ظاہر ہوں گی۔ اور یہ بھی مروی ہے۔

"اعروا النساء یلزمن الحجال"[1]

"عورتوں کو زیب وزینت کے لباس سے محروم رکھو"

یعنی جب ان کے پاس زیب و زینت کا سامان نہ ہوگا تو زیادہ تر گھروں میں بیٹھی رہیں گی۔ اور مسلمان عورتیں اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

((لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌلَّهُنَّ))[2]

"اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو لیکن ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔"

اس کے باوجود بھی انہیں قمیص کے ساتھ صرف اوڑھنی میں نماز کا حکم دیا گیا۔ خف اور موزوں وغیرہ کا حکم نہیں دیا گیا۔ جس سے وہ اپنے پاؤں چھپائیں اور نہ ہی دستانوں وغیرہ کا پابند کیا گیا ہے۔

---

[1] یہ حدیث ضعیف ہے علامہ البانی نے اسے اپنی کتاب "الاحادیث الضعیفة" نمبر ۲۸۲۷ میں ذکر کیا ہے۔

[2] متفق علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی عورت کے پاس اجنبی لوگ نہ ہوں تو پھر اس کے لیے ضروری نہیں کہ نماز میں ان (ہاتھوں اور پاؤں) کو چھپائے- ایک روایت میں ہے کہ فرشتے باطنی حسن وزینت کو نہیں دیکھتے- لہٰذا جب وہ اپنی اوڑھنی اور قمیض اتار دیتی ہیں تو ان کی طرف نہ دیکھا جائے' اس بارے میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے ایک روایت مروی ہے[1] پس (عورت کے لئے) نماز میں قمیض اور اوڑھنی ضروری ہے- جس طرح کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسے اسی طرح لپیٹے کہ اس کا ستر اور دونوں کندھے چھپ جائیں- آدمی کے لیے کندھوں کا چھپانا ایسے ہی ہے جیسے عورت کے لیے سر کا ڈھانپنا ضروری ہے- کیونکہ آدمی قمیض یا اس کے قائم مقام کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے- اور حالت احرام میں وہ قمیض یا جبہ وغیرہ نہیں پہن سکتا جو اس کے ناپ کے مطابق ہو جیسے عورت (حالت احرام میں) نقاب کرے گی نہ دستانے پہنے گی- آدمی کا سر' تو وہ اسے نہیں ڈھانپے گا-

عورت کے چہرے کے بارے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں دو قول ہیں:

(۱) ایک قول یہ ہے کہ وہ آدمی کے سر کی مانند ہے لہٰذا اسے نہ چھپایا جائے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ آدمی کے ہاتھوں کی مانند ہے لہٰذا نقاب' برقعہ یا اس مقصد کے لیے بنائے گئے کسی کپڑے وغیرہ سے اسے نہیں ڈھانپا جائے گا- اور یہ قول صحیح ہے کیونکہ نبی ﷺ نے صرف دستانے اور نقاب کے استعمال سے منع فرمایا ہے- عورتیں مردوں کی نظروں سے چھپنے کے لیے اپنے چہروں پر اس طرح کپڑے لٹکاتی تھیں کہ وہ چہرے کے ساتھ لگے ہوئے نہیں ہوئے تھے[2]

---

[1] یہ روایت صحیح نہیں جیسا کہ مولف رحمہ اللہ نے لفظ روی سے اشارہ کیا ہے-

[2] یہ احکام حالت احرام کے متعلق ہیں- مولفؒ نے حدیث عائشہؓ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں پس جب لوگ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنا گھونگھٹ نکال لیتی یہ حدیث صحیح ہے-"حجاب" صفحہ ۵۰ پر مذکور ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا چہرہ' اس کے اپنے ہاتھوں اور مرد کے ہاتھوں کی طرح ہے اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ عورت کا مکمل طور پر پردہ ہونا چاہیے - لہٰذا وہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ چھپائے[1] لیکن وہ ناپ کے بغیر سلے ہوئے ہوں جیسے آدمی (سلی ہوئی) شلور' پاجامے کی بجائے چادر استعمال کرے گا - اللہ سبحانہ اعلم -

❀ ❀ ❀

---

[1] اس سے ثابت ہوا کہ عورت کا چہرہ چھپانا ضروری نہیں اگر ضروری ہوتا تو نبی ﷺ خثعمیہ کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم دیتے - جنہیں فضل بن عباس منیٰ میں دیکھ رہے تھے - بہر حال چہرہ چھپانا افضل ہے -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النور سے مستنبط احکام

مصنف رحمہ اللہ نے سورۃ النور سے جو احکام مستنبط کیے ہیں[ع] ان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ عورت کے لیے ضروری ہے وہ ایسی بہت سی چیزوں سے بچاؤ اور تحفظ اختیار کرے جن سے بچنا آدمی کے لیے ضروری نہیں۔ اسی لیے اسے خصوصی طور پر پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور زیب و زیبائش کی نمائش اور بے پردگی سے روکا گیا ہے۔ اس لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ لباس کے ذریعے اپنے جسم کو چھپائے اور گھروں میں رہے جب کہ آدمیوں کے لیے ایسے کرنا ضروری نہیں کیونکہ عورتوں کا بناؤ سنگھار، ظاہری نمود و نمائش فتنے کا باعث ہے اور مردان کے قوام (نگران، منتظم) ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:

((قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ— تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعاً اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ)) .

(النور: ۳۰-۳۱)

"اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے کا حکم بالکل ویسے ہی دیا جیسے سب کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔"

عورتوں کو پردہ کرنے کا خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے سوا زینت کی نمائش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آیت میں "فما ظھر من الزینۃ" (جو چیز زینت میں سے ظاہر ہو) سے جس چیز کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اس سے مراد کپڑے ہیں جو کہ ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا انہیں ظاہر کرنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اس سے کوئی

ع یہ کلام تعلیقاً تھا، پس ہم نے اسے بطور عنوان منتخب کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خطرہ نہ ہو- اگر کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو پھر اسے بھی ظاہر نہیں کرنا چاہئے- یہ ابن مسعود کا قول ہے اور امام احمد سے بھی اسی طرح مشہور ہے-

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھ ظاہری زینت سے متعلق ہیں اور امام احمد سے یہ دوسری روایت مروی ہے امام شافعی اور علماء کی ایک جماعت کا بھی یہی موقف ہے اور سبحانہ وتعالیٰ نے گھونگھٹ نکالنے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ وہ پہچانی نہ جاسکیں اور ایذارسانی سے محفوظ رہ سکیں- اور یہ پہلے مسلک پر دلالت کرتی ہے- عبیدۃ سلمانی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ مومنوں کی خواتین اپنے سر کے اوپر سے اس طرح چادر لٹکاتی تھیں کہ راستہ دیکھنے کے لیے صرف آنکھیں ہی ظاہر ہوتی تھیں-

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حالت احرام میں عورت کو نقاب کرنے اور دستانے پہننے سے منع کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احرام کے علاوہ نقاب کرنا اور دستانے پہننا خواتین کے ہاں معروف تھا- جس کا تقاضا ہے کہ ان کے ہاتھ اور چہرے چھپے رہتے تھے[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ایسی چیز سے منع کر دیا جس سے پوشیدہ زینت کے بارے علم ہوتا ہو: فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلاَ يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيَعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾

"وہ زمین پر اس طرح نہ چلیں جس سے ان کی پوشیدہ زینت کا اظہار ہوتا ہو"

مزید فرمایا:

﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ (سورۃ النور: ۳۱)

"اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیں-"

---

[1] میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ حق ہے- لیکن یہ واجب نہیں ہے- آیت میں صریح دلالت نہیں- اس میں بھی وہی اشارہ ہے جو کہ پہلے گزر چکا ہے- جو کوئی غور و فکر کرنا چاہے تو وہ میری کتاب "الحجاب" صفحہ ۴۰ کا مطالعہ کرے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس جب یہ حکم نازل ہوا تو مومنوں کی عورتوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر گردنوں پر لٹکا لیں۔

"جیب" جیب سے مراد ہے قمیض کو لمبائی میں پھاڑنا (جیسے گریبان) اور جب کوئی خاتون گریبان پر چادر ڈالے گی تو اس کی گردن بھی چھپ جائے گی۔ اس کے بعد انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اپنی چادریں لٹکائیں اور یہ گھر سے نکلتے وقت ایسے کریں اور جب وہ گھر پر ہوں تو پھر اس (گھونگھٹ) کا حکم نہیں۔

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ جب نبی ﷺ نے صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے صحابہ نے کہا: اگر آپ نے انہیں پردہ کرایا تو پھر وہ آپ کی ازواج میں سے ہوں گی۔ پس آپ نے انہیں پردہ کرایا۔

عورتوں کو اس لیے پردہ کرایا جاتا ہے تاکہ ان کے چہرے اور ہاتھ پوشیدہ رہیں اور پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہے لونڈیوں کے لئے نہیں۔ نبی ﷺ اور آپ کے خلفاء کے دور میں یہی طریقہ رائج تھا کہ آزاد عورت پردہ کیا کرتی تھی اور لونڈی نہیں کرتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ جب کسی لونڈی کو پردہ کئے ہوئے دیکھتے تو اس کی پٹائی کرتے اور فرماتے: "اے بے وقوف! تم آزاد عورتوں سے مشابہت کرتی ہو" پس لونڈی اپنا سر، ہاتھ اور چہرہ ظاہر کر سکتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ (سورة النور : ٦٠)

"وہ بوڑھی عورتیں جو شادی سے ناامید ہو چکی ہیں اگر وہ گھونگھٹ وغیرہ نہ نکالیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے زینت ظاہر نہ کریں۔ اگر وہ پردہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے۔"

پس ایسی بوڑھی عورت جو شادی سے ناامید ہو گئی ہو اسے پردہ کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ اب اس عمر میں ان سے کسی فتنے کا اندیشہ نہیں ہوتا اسی طرح ان مردوں سے بھی پردہ کرنا ضروری نہیں جو زیر کفالت ہیں اور وہ عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے جس سے کوئی فتنہ جنم لیتا ہو۔ اور اسی طرح اگر لونڈی سے کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو اس پر بھی واجب ہے کہ وہ گھونگھٹ نکالے اور پردہ کرے۔ اور اس سے بھی نظریں نیچی رکھنی چاہئیں اور اسے نہیں دیکھنا چاہیے۔

کتاب و سنت سے کہیں ثابت نہیں کہ لونڈی کی طرف دیکھنا جائز ہے اور انہیں حجاب سے کہیں منع کیا گیا ہے انہیں زینت ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن قرآن مجید میں جس طرح آزاد عورتوں کو حکم دیا گیا ویسے لونڈیوں کو کہیں بھی حکم نہیں دیا گیا۔ لیکن سنت نے ان دونوں یعنی لونڈیوں اور آزاد عورتوں میں فرق کیا ہے کسی خاص لفظ سے نہیں بلکہ مومنوں کی عادت تھی کہ آزاد عورتیں ان سے پردہ کرتی تھیں جب کہ لونڈیاں نہیں کرتی تھیں۔

قرآن مجید نے آزاد عورتوں میں سے بھی بوڑھی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے ان پر پردہ کرنا فرض نہیں۔ اور کچھ آدمیوں کو بھی مستثنیٰ قرار دیا کہ ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔ وہ ایسے مرد ہیں جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے (یعنی ان کے رموز سے واقف نہیں) لہٰذا ان سے پوشیدہ زینت ظاہر کرنے سے منع نہیں کیا۔ کیونکہ ان (عورتوں) میں شہوت کی قوت ہے نہ ان (چھوٹے بچوں) میں۔ لہٰذا بعض لونڈیوں کو مستثنیٰ قرار دینا تو اور بھی ضروری ہے کہ عام لونڈیاں پردہ نہ کریں لیکن جہاں پردہ نہ کرنا فتنے کا باعث ہو وہاں انہیں مستثنیٰ قرار دے دیا کہ وہ بھی پردہ کریں۔ ایسے ہی بعض محرم رشتہ داروں کے سامنے بھی زینت خفیہ ظاہر کرنا جائز نہیں ہو گا جیسے ان کے خاوندوں کے بیٹے جن میں عورتوں کے بارے شہوت و رغبت ہو۔

خلاصہ یہ کہ قرآن پاک کا حکم عام حالات و عادات کے پیش نظر ہے۔ لیکن اگر کوئی معاملہ عام عادات سے مختلف ہو تو حکم بھی عام حالات سے مختلف ہو گا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب لونڈیوں کا زیب وزینت ظاہر کرنا اور ان کی طرف دیکھنا فتنے کا باعث ہو تو پھر اس سے منع کرنا ایسے ہی واجب ہو گا جیسے دوسری صورتوں میں اسی طرح آدمی کا آدمیوں کے ساتھ اور عورت کا عورتوں کے ساتھ معاملہ ہے اگر عورت، عورتوں کے لئے اور کوئی مرد، باقی مردوں کے لئے باعث فتنہ ہو تو پھر دیکھنے والے کو فوراً نظر نیچی کر لینے کا حکم ہے جیسے اسے شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم ہے۔

پس اسی طرح اگر لونڈیاں اور بچے حسین ہوں اور انہیں دیکھ کر فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو ان کا بھی حکم ویسے ہی ہے اور بہت سے علماء نے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

امام مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص اپنے غلام کی طرف دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب فتنے کا اندیشہ ہو تو اس کی طرف نہ دیکھے۔

کیونکہ کتنی ہی نظریں ہیں جنہوں نے دیکھنے والے کو آزمائش میں مبتلا کر دیا۔

امام مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص توبہ کرنے کے بعد یہ کہتا ہے کہ اگر میری کمر پر کوڑے بھی برسائے جائیں تو میں تب بھی معصیت کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ لیکن ایک بات ہے کہ وہ نظر بازی نہیں چھوڑتا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ توبہ کیسی ہے؟ (جو اسے نظر بازی سے نہیں روکتی) جریر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

"اپنی نظر کو ہٹا لو۔"[1]

ذکوان بیان کرتے ہیں کہ مالداروں کے بچوں کی مجلس میں نہ بیٹھو کیونکہ ان کی صورتیں عورتوں جیسی ہیں اور وہ کنواری لڑکیوں سے بڑھ کر فتنہ ہیں[2]

یہ استدلال، قیاس اور انتباہ چھوٹی برائی سے بڑی برائی کے بارے میں ہے۔ اور یہی

---

[1] اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے

[2] اس کی سند منقطع اور بہت ضعیف ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم عورت کا عورت کے ساتھ ہے اسی طرح عورت کے بعض محرم رشتہ دار' جیسے شوہر کا بیٹا' اس خاوند کا پوتا' اس (عورت) کا بھتیجا' اس کا بھانجا اور اس کا غلام ان لوگوں کے نزدیک جو اسے محرم سمجھتے ہیں۔ جب ان محرم رشتہ داروں میں سے کسی ایک کی طرف سے یا اس عورت کی طرف سے فتنے کا اندیشہ ہو تو پھر اسے پردہ کی طرف متوجہ کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں پردہ کرنا واجب ہو جائے گا۔

جن وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے وہ فتنہ کا باعث ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾ (سورة النور : ٢٤/ ٣٠)

''اس میں تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔''

طہارت و پاکیزگی اس کے علاوہ دیگر طریقوں سے بھی حاصل ہو سکتی ہے لیکن یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہے۔ جب نظر بازی اور بے پردگی سے طہارت و پاکیزگی حاصل نہ ہوتی ہو اور اس سے قلبی شہوت اور بصری لذت میں اضافہ ہوتا ہو تو پھر نظر بازی سے بچنا اور پردہ کرنا تو نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔

امام مسلم کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خنثین سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی' اور فرمایا ''انہیں اپنے گھروں سے نکال دو'' اور فلاں فلاں کو نکال دو۔ یعنی فلاں فلاں ہیجڑے کو نکال دو۔ بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہیم' ہیت' اور ھاتع نامی تین مخنث تھے ان پر کسی بڑی بے حیائی کا الزام نہیں تھا ان میں ہیجڑا پن اور نسوانیت صرف اس قدر تھی کہ وہ چکنی چوپڑی باتیں کرتے اور عورتوں کی طرح ہاتھ پاؤں کو مہندی لگاتے اور ان کی طرح کھیلتے کودتے تھے۔

ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ہیجڑے کو پیش کیا گیا جس نے ہاتھ پاؤں کو مہندی لگائی ہوئی تھی۔ پس آپ نے فرمایا: ''اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا؟" آپ کو بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ آپ نے اسے نقیع (مدینہ سے ۶۰ میل کے فاصلے پر ایک جگہ) کی طرف جلا وطن کرنے کا حکم فرمایا" صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: "مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے[1]

جب نبی ﷺ نے اس قسم کے لوگوں کو گھروں سے نکال دینے کا حکم دیا ہے تو پھر اس شخص کو جلا وطن کرنا تو اور بھی ضروری ہے جو اپنے آپ کو لوگوں کے سپرد کر دے تاکہ وہ اس سے لطف اندوز ہوں اس کا خوشنما بدن دیکھیں اور اس کے ساتھ بے حیائی والے کام کریں۔

پس مخنث، مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے یکساں فساد کا باعث ہے کیونکہ وہ عورتوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ عورتیں اس سے میل ملاپ رکھتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اس سے (بری عادتیں) سیکھتی ہیں۔ اور وہ چونکہ مرد ہے اس لیے وہ ان (عورتوں) کو برائی میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ جب مرد اس کی طرف توجہ دیں گے تو وہ عورتوں سے دور رہیں گے۔ اور جب عورت دیکھے گی کہ کوئی مرد مخنث بن گیا ہے تو وہ مرد بننا چاہے گی اور مردوں سے مشابہت اختیار کرے گی۔ پس اسی طرح وہ دو جنسوں کے ساتھ میل جول رکھے گی اس طرح وہ عورتوں کی مجلس پسند کرے گی جیسے وہ مردوں کی مجامعت اختیار کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شرم گاہ کو نہ دیکھنا

(۲) اور شہوت کی جگہ کو نہ دیکھنا

پہلی قسم کی مثال:

آدمی کسی دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھے جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: "کوئی مرد کسی

---

[1] سنن ابی داؤد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مرد کی شرم گاہ نہ دیکھے اور اسی طرح کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے[1]

ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی شرم گاہ کو چھپائے۔ جیسے آپ نے معاویہ بن حیدۃ سے فرمایا:

"اپنی بیوی یا لونڈی کے علاوہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔"

وہ (معاویہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اگر ہم میں سے کوئی اپنی قوم کے ساتھ ہو (تو پھر بھی) آپ نے فرمایا:

"اگر استطاعت ہو تو ہر ممکن کوشش کرو کہ اس (شرم گاہ) کو کوئی نہ دیکھ پائے۔"

میں نے کہا: اگر کوئی شخص تنہا ہو تو پھر بھی؟

آپ نے فرمایا:

"لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا زیادہ ضروری ہے[2]"

ضرورت کے تحت شرم گاہ سے کپڑا اٹھانا جائز ہے جیسے رفع حاجت کے لئے کپڑا اٹھایا جاتا ہے۔ اور اسی لئے اگر پردے کا انتظام ہو تو کپڑے اتار کر نہانا جائز ہے جیسے (۱) موسیٰ علیہ السلام اور (۲) ایوب علیہ السلام نے کپڑے اتار کر غسل کیا۔ جیسے آپ نے فتح مکہ کے دن غسل کیا[3] اور جیسے میمونہ[4] رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آپ کے غسل کا ذکر ہے۔

رہی نظر کی دوسری قسم جس میں اجنبی عورت کی باطنی زینت کی طرف دیکھنے کا ذکر ہے۔ یہ نظر' پہلی قسم سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جیسے شراب' مردار' خون اور خنزیر کے گوشت سے زیادہ سخت ہے اور اس کے پینے والے پر حد لازم آتی ہے۔

---

۱ صحیح مسلم
۲ مسند احمد
۳ اسے ام ہانی کی حدیث سے بخاری' مسلم نے روایت کیا ہے۔
۴ امام بخاری وامام مسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کوئی شخص ان حرام کردہ چیزوں (مردار' خون' خنزیر کا گوشت وغیرہ) کو حلال سمجھتے ہوئے تناول کرے گا تو اس پر تعزیر ہوگی۔ کیونکہ ان محرمات کو نفوس انسانی ویسے نہیں چاہتے جس طرح شراب کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح مرد کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کی اس قدر خواہش نہیں ہوتی جس طرح عورتوں اور ان جیسی چیزوں کی طرف دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح "امرد" (نابالغ بچہ' جسے داڑھی مونچھ نہ آئی ہو) کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس بچے کی طرف دیکھنا ویسے ہی حرام ہے جیسے اجنبی عورتوں کو دیکھنا اور محرم عورتوں کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ لہذا نابالغ بچوں کی طرف دیکھنا تین قسم کا ہے۔

(۱) پہلی نظر وہ ہے جو شہوت کی وجہ سے ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اس نظر میں شہوت کا تصور محال ہو جیسے کوئی پاک باز شخص اپنے خوبصورت بیٹے' حسین بیٹی اور خوبصورت ماں کی طرف دیکھتا ہے' انہیں دیکھتے وقت انسان شہوت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بجز اس شخص کے جو نہایت بدکردار ہو۔ اور جہاں کہیں دیکھتے وقت شہوت کا خیال پیدا ہو تو ایسی نظر حرام ہے۔

یہی حکم اس شخص کے بارے میں ہے جو نابالغ لڑکوں کی طرف میلان نہیں رکھتا' جیسے صحابہ کرام اور وہ امتیں جو اس برائی سے متعارف ہی نہیں تھیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک پڑوسی کے بچے یا کسی اجنبی لڑکے کو اسی نیت اور نظر سے دیکھتا تھا جیسے وہ اپنے حقیقی بیٹے کو دیکھتا تھا۔ اس کے دل میں کبھی شہوت کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ ایسی برائی کے عادی ہی نہیں تھے۔

وہ اس سے پہلے ہی صاف دل کے مالک تھے۔ اسی لئے تو صحابہ کرام کے دور میں لونڈیاں ننگے سر راستوں میں چلتی پھرتی تھیں۔ مردوں کی خدمت بھی کرتی تھیں لیکن ان کے دل صاف ہوتے تھے۔ لیکن اگر کوئی شخص آج کل اس ماحول میں اپنی خوبصورت لونڈیوں کو بازار میں چلنے پھرنے کی اجازت دے دیں تو اس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔

اسی طرح حسین نابالغ بچوں کے لیے بھی درست نہیں کہ وہ ایسی جگہوں یا گلی کوچوں میں کسی ضرورت کے بغیر چکر لگاتے پھریں جہاں ان کا جانا فتنہ کا باعث ہو۔ ان کے لئے درست نہیں کہ وہ جسم کو عریاں کریں، حمام میں اجنبی لوگوں کے درمیان بیٹھیں اور لوگوں کے درمیان گپ شپ کریں اور رقص و سرود کی محفلیں منعقد کریں، انہیں ہر اس کام سے منع کیا جائے جو فتنے کا باعث ہو اور ان کی طرف دیکھنا بھی اسی طرح (فتنے کا باعث) ہے۔

(۳) تیسری قسم کی نظر کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ وہ نابالغ لڑکوں کی طرف ایسی نظر ہے جس میں شہوت نہ ہو لیکن اس کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ایسی نظر کے بارے میں امام احمد کے ہاں دو رائے ہیں۔ ان میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ ایسی نظر جائز نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور دوسرے علماء سے بھی یہی منقول ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ایسی نظر جائز ہے کیونکہ اصل چیز شہوت کا نہ ابھرنا ہے۔ صرف شک کی بنیاد پر اسے حرام قرار دینا درست نہیں۔ بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ مکروہ کہا جا سکتا ہے لیکن پہلا مذہب راجح ہے۔ جیسا کہ امام شافعی اور امام احمد کے مذہب میں راجح بات یہی ہے کہ اجنبی عورت کے چہرے کو ضرورت کے بغیر دیکھنا جائز نہیں اگرچہ شہوت نہ بھی ہو لیکن اس کے پیدا اکا اندیشہ تو بہر حال موجود ہوتا ہے۔ اسی لئے اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا حرام ہے کیونکہ یہ فتنہ کا باعث بن سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو چیز فتنے کا باعث بن سکتی ہے وہ جائز نہیں اگر کوئی مصلحت آڑے نہ آتی ہو تو پھر فساد کا باعث بننے والی ہر راہ بند کرنی واجب ہے۔

اسی لئے ہر وہ نظر حرام ہے جو فتنے کا باعث بنے بجز ایسی نظر کہ جو نہایت ضرورت کے تحت ہو مثلاً نکاح کے لیے پیغام بھیجنے والے اور طبیب وغیرہ کا دیکھنا مباح ہے کیونکہ وہ ضرورت کے تحت ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ شہوت معدوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ رہا ایسی نظر سے دیکھنا جو حاجت کے بغیر ہو اور فتنہ کا باعث ہو تو یہ جائز نہیں جہاں تک آنکھوں کا تعلق ہے تو انہیں کھلی رکھنا اور ان سے دیکھنا بدیہی امر ہے لہٰذا بعض اوقات انسان بلا ارادہ اچانک دیکھ لیتا ہے اور مطلق طور پر نظر بند رکھنا تو ممکن ہی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے جیسے لقمان نے اپنے بیٹے کو آواز پست رکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ (الحجرات: ۳)

"کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اس آواز پست رکھنے کے فعل کو پسند فرمایا ہے لیکن یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری دینے کے وقت کے ساتھ خاص ہے۔ انہیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں آپ ﷺ کے سامنے آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس مطلقاً آواز پست کرنا ایک قابل تعریف امر ہے۔ بندہ مطلق طور پر ہر حال میں آواز پست رکھ سکتا ہے لیکن اسے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ کئی مواقع پر اسے آواز بلند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ حکم یا تو وجوبی درجے کا حامل ہے یا استحبابی۔

پس اسی لیے فرمایا:

﴿وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ﴾ (لقمان: ۱۹)

"اور اپنی آواز کچھ پست رکھو۔"

بے شک آواز اور نظر کو پست رکھنا ایک ہی چیز سے متعلق ہیں اور وہ ہے دل کیونکہ انسان جو سنتا ہے وہ دل میں اترتا جاتا ہے اور جو کچھ بولتا ہے وہ دل سے نکلتا جاتا ہے۔

جیسے کسی اردو شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

"دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔" (مترجم)

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اعضاء کو ایک ساتھ بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی ہے

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ﴾ (البلد:٨'٩)

''کیا ہم نے اسے دو آنکھیں' ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔''

لہٰذا آنکھ اور نظر کے ذریعے دل امور کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہے جبکہ زبان اور آواز معاملات کو دل کی گہرائیوں سے باہر لاتے ہیں۔ یہ (نظر) دل کی نگران' خبر پہنچانے اور جاسوسی کا ذریعہ ہے۔ جب کہ یہ (زبان' آواز) اس کی ترجمان ہوئی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾ (النور: ٣٠)

''یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے''

مزید فرمایا:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ﴾(توبہ: ١٠٣)

''آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک صاف کر دیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (الاحزاب: ٣٣)

''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔''

اجازت طلب کرنے کے بارے میں فرمایا:

﴿وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ﴾ (النور: ٢٨)

''اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔''

اور مزید فرمایا:

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ﴾(الاحزاب: ۵۳)

"پس ان (نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات) سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌلَّكُمْ وَاَطْهَرُ﴾(مجادلہ: ۱۲)

"جب تمہیں اللہ کے رسول سے سرگوشی کرنی ہو تو اس سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ پیش کر دو یہ تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔"

نبی ﷺ پاکیزگی کے حصول کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُم طَهِّرْقَلْبِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) (بخاری)

"الٰہی! میرے دل کو پانی' برف اور اولوں کے ذریعے سے گناہوں سے پاک وصاف کر دے۔"

یہاں طہارت سے مراد گناہوں سے صفائی مراد ہے اور گناہ' گندگی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

زکوٰۃ' پاکیزگی کے معنی کو متضمن ہے جس سے گناہ معدوم ہو جاتے ہیں اور نیک اعمال جنم لیتے اور پرورش پاتے ہیں۔ جیسے بخشش و مغفرت اور رحمت' عذاب سے نجات اور ثواب کے ذریعے کامیابی۔ شر اور برائی کا مٹ جانا اور بھلائی کا حصول وغیرہ۔

رہا اچانک نظر کا معاملہ تو بے ساختہ اٹھنے والی نظر معاف ہے جب کہ وہ ٹکٹکی لگا کر نہ دیکھے بلکہ نظر ہٹا لے۔ جیسا کہ صحاح ستہ میں جریر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے متعلق دریافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تو آپ نے فرمایا:

"اپنی نظر پھیر لے"(ہٹالے)(صحاح ستہ)

اسی طرح آپ نے علی (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

"اے علی! ٹکٹکی لگا کر نہ دیکھ کیونکہ پہلی نظر معاف ہے جب کہ دوسری بار دیکھنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔(ابوداؤد' نسائی' ترمذی' ابن ماجہ)

مسند احمد میں روایت ہے کہ: "نظر" شیطان کے تیروں میں سے زہر آلود تیر ہے۔"اور ایک اور روایت میں ہے کہ: "جس شخص نے کسی عورت کے محاسن (حسن و زینت) کو دیکھا' پھر اپنی نظر کو نیچا کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عبادت کی ایسی حلاوت و مٹھاس پیدا کر دے گا کہ وہ قیامت تک اس کی لذت محسوس کرے گا۔"(یہ حدیث نہایت ضعیف ہے)

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جن چیزوں مثلاً عورت اور نابالغ بچے وغیرہ کو دیکھنے سے جو منع کیا گیا ہے اس سے تین نہایت عظیم المرتبت فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

پہلا فائدہ ایمان کی لذت اور حلاوت جو اللہ کی خاطر چھوڑی ہوئی چیز سے ملتی ہے نہایت شیریں اور پاکیزہ ہے کیونکہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی چیز ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بہتر بدلہ عطا کرتا ہے۔

دوسرا فائدہ: جو شخص نظر میں نیچی رکھتا ہے وہ نور بصیرت علم و معرفت اور فہم و فراست کا وارث بن جاتا ہے۔ اور اس طرح بصیرت قلبی سے حاصل ہونے والی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ کیونکہ نظر بازی سے عقل میں فساد پیدا ہو جاتا ہے بصیرت اور اطمینان قلب ختم ہو جاتا ہے شاہ بن شجاع کرمانی کی فہم و فراست میں کبھی خطا و غلطی نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ جس نے اپنے ظہر کو سنت کے تابع کیا' باطن کی مسلسل نگرانی کی' نظر کو محرمات کے دیکھنے سے بچایا نفس کو شہوات سے روکا اور حلال کھایا تو ایسے شخص کی فراست غلطی نہیں کرتی۔

اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے عمل کے مطابق بدلہ عطا کرتا ہے۔ وہ اس کے نور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بصیرت میں اضافہ کر دیتا ہے' اس کے لیے علم و معرفت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس طرح کی بہت سی چیزیں قلبی بصیرت کے ذریعے سے حاصل کر لیتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دل مضبوط' ثابت قدمی اور شجاعت جیسی صفات حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نظر بازی سے بچنے والے شخص کو قوت بصیرت اور دلیل ثابت کرنے کا ملکہ عطا کر دیتا ہے اسی طرح جو شخص بری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا تو شیطان ایسے شخص کے سائے سے بھی بدکتا ہے۔ اسی لئے جو شخص خواہشات کی پیروی کرتا ہے اس میں ذلت نفس' ضعف اور اہانت جیسی کمزوریاں پائی جاتی ہیں' امور یہ بری خصلتیں اللہ تعالیٰ کے باغیوں اور نافرمانوں کا وطیرہ ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبرداروں کے لیے عزت اور اپنے نافرمانوں کے لیے ذلت مقدر کر دی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (المنافقون: ۸)

"یہ (منافق) کہتے ہیں کہ ہم مدینہ واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تو اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَهِنُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹)

"دل شکستہ نہ ہو اور غم نہ کرو اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔"

اسی لیے علماء کرام کا فرمان ہے کہ لوگ بادشاہوں کی چوکھٹ سے عزت چاہتے ہیں حالانکہ وہ تو صرف اللہ کی اطاعت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ اگر ترکی النسل گھوڑے اور تیز رفتار خچر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نافرمانوں) کو تیز رفتاری سے لے اڑیں تب بھی معصیت اور نافرمانی کے طوق ان کی گردن میں رہیں گے۔ ذلت و مسکنت ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے نافرمانوں کو رسوا کر کے چھوڑے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اطاعت سے خوش ہو کر اس کا دوست بن جاتا ہے۔ اور جو شخص اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کی اس نافرمانی والے کام کی وجہ سے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

دعائے قنوت میں رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے:

((اِنَّهُ لاَ یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلاَ یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ)) (ابوداود)

"الٰہی! جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہو سکتا۔ اور جس کا تو دشمن بن جائے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔"

رہے وہ لوگ جو برائیوں کے رسیا ہیں وہ اپنی نظریں نیچی کرتے ہیں نہ شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بری خصائل سے متصف کیا ہے۔ ایسے لوگ مدہوشی' اندھے پن' جہالت' بے عقلی' گمراہی' بغض اور بصارت سے محرومی جیسی خصائل رذیلہ سے متصف ہوتے ہیں۔ مزید براں ان برائیوں کے علاوہ ان میں مزید یہ برائیاں بھی بیان کی ہیں۔ جیسے خباثت' نافرمانی' حد سے تجاوز' اسراف' برائی' فحش' فساد اور مختلف قسم کے جرائم وغیرہ۔

قوم لوط کے بارے میں فرمایا:

﴿بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ (النمل: ۵۵)

"تم لوگ نہایت جاہل ہو۔"

قوم لوط کو جاہل قرار دیا۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ﴾ (الحجر: ۷۲)

"آپ کی عمر کی قسم! وہ اپنے نشے میں مدہوش ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی اخلاقی پستی اس انداز سے بیان کی:

﴿أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ﴾ (هود: ٨٧)

"کیا تم میں کوئی ایک بھی بھلامانس شخص نہیں؟"

مزید فرمایا:

﴿لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ﴾ (يس: ٦٦)

"تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کر دیں۔"

کہیں یہ فرمایا:

﴿بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ﴾ (يس: ١٩)

"تم لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہو۔"

کہیں اس طرح خطاب فرمایا:

﴿انظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ﴾ (الاعراف: ٨٤)

"پھر دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا"

مزید فرمایا:

﴿انهم كانوا قوم سوء فاسقين﴾

"وہ لوگ بہت ہی برے اور نافرمان تھے۔"

ان کے رب نے ان کے گھناؤنے جرم کی نشاندھی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَ تَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ﴾ (العنكبوت: ٢٩)

"کیا تم لوگ شہوت رانی کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برا کام کرتے ہو۔"

لوط علیہ السلام نے ان کی اس بے حیائی سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

﴿انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾ (العنكبوت: ٣٠)

"شریر لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور ان کے انجام کا تذکرہ ان الفاظ سے کیا :

﴿اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (العنكبوت: ٣٤)

"ہم اس بستی والوں پر ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں"

عذاب کی شدت اور گرفت کے بارے میں فرمایا :

﴿مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الذاريات: ٣٤)

"حد سے گزرنے والوں کے لیے وہ پتھر تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی پر حکمت کتاب میں ارشاد فرمایا :

﴿لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ (الاسراء : ٣٢)

"تم زنا کے قریب نہ جاؤ"

یعنی ان ذرائع سے اجتناب کرو جو تمہیں زنا کے قریب کر دیں' ان ذرائع میں سے سب سے پہلا ذریعہ نظر ہے۔ محبت کا آغاز نظر بازی اور آنکھ مٹکے سے ہوتا ہے جو بڑھتا بڑھتا دل تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے اس پہلے ذریعے کا سد باب نہایت ضروری ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ فرمان الٰہی پر عمل کیا جائے :

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾ (النور: ٣٠)

"مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔" (مترجم)

بلکہ یہ نظر بازی اور اغلام بازی انسان کو شرک تک پہنچا دیتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہِ﴾(البقرہ: ۱٦۵)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا اس کا ہم سر اور مدمقابل بنا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔''

اور بات اٹل ہے کہ صورتوں کا عشق تب ہی دل میں گھر کرتا ہے جب دل میں اللہ کی محبت اور ایمان کمزور پڑتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے والہانہ عشق کی دو مثالیں بیان کی ہیں۔ ایک عزیز مصر کی مشرکہ بیوی کی اور دوسری لوط علیہ السلام کی مشرک قوم کی' اسی لیے جو پختہ اور پکا عاشق ہوتا ہے وہ اپنے معشوق کی زلف کا اسیر' اس کا مطیع و فرماں بردار اور دلی طور پر اس کا غلام بن جاتا ہے۔

واللہ اعلم . وصل اللہ علی محمد

ابوانس محمد سرور گوھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

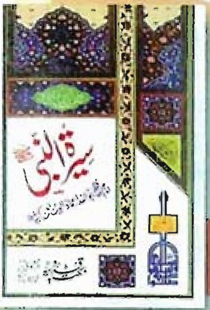

سیرۃ النبی ﷺ

امام حافظ ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر رحمہ اللہ

سیرت رسول پر جامع کتاب نبی اکرم ﷺ کے حالات و واقعات کا بہترین مجموعہ' پہلی مرتبہ اردو میں، تین جلدوں پر مشتمل عمدہ طباعت ترجمہ مولانا ہدایت اللہ ندوی

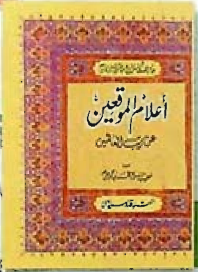

أعلام الموقعين

الامام شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ

اس لاجواب تصنیف میں تقلید جامد کے نقصانات کو واضح کیا گیا ہے۔ اور تقلیدی مذاہب کے قرآن وحدیث سے تضادات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ مباحث فقہ وحدیث میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ (ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی)

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:7351124 - 7230585
Email: qadusia@brain.net.pk